

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دوستی و دشمنی میں اعتدال

حدیث شریف: عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ”أحبب حبيبك هونا ما عسى أن يكون بغيضك يوماً ما وأبغض بغيضك هونا ما عسى أن يكون حبيبك يوماً ما“ [سنن الترمذی: 1997 البر وصلة، الطبرانی الاوسط: 3419، 4، 234]

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”اپنے دوست سے ایک حد تک ہی محبت کرو، ممکن ہے کچھ وہ تمہارا سخت دشمن بن جائے اور اپنے دشمن سے نفرت بھی ایک حد تک کرو، ممکن ہے کچھ وہ تمہارا دوست بن جائے“ [سنن الترمذی، الطبرانی الاوسط]

تشریح: مذہب اسلام ایک آسان، معتدل اور افراط و تفریط سے پاک دین ہے، اسکی تمام تعلیمات خواہ وہ عقائد سے متعلق ہوں یا عبادات سے، معاملات سے تعلق رکھتی ہوں یا معاشرت سے عدل و انصاف اور میانہ روی پر مبنی ہیں، نہ ان میں افراط کہ عمل کرنے والا ملل و تنگ دلی کا شکار ہو جائے اور نہ تفریط و جفا ہے کہ صاحب حق کا حق ادا نہ ہو سکے بلکہ ہر میدان میں ایک درمیانی اور معتدل راہ ہے، قرآن مجید اور احادیث رسول میں اس پر کثیر دلائل موجود ہیں، چنانچہ ایک بار نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا: ”یقیناً دین آسان ہے اور جو دین میں بے جا سختی کرتا ہے تو دین اس پر غالب آ جاتا ہے {نتیجہ دین میں بلاوجہ زیادہ سختی کرنے والا دین میں زیادہ شائیں اور راستے ہونے کی وجہ سے دین کے تقاضوں پر عمل کرنے سے عاجز رہ جاتا ہے اور کچھ ہی دنوں میں تنگ دل ہو کر پسپائی اختیار کر لیتا ہے} لہذا تم سیدھے راستے پر رہو، میانہ روی اختیار کرو اور صبح و شام اور کچھ حصہ رات کو عبادت کرو میانہ روی اختیار کرو منزل مقصود کو پہنچ جاؤ گے“۔ [صحیح البخاری: 39 و 6463]

زیر بحث حدیث میں بھی ایک اجتماعی و معاشرتی مسئلے کے بارے اعتدال و میانہ روی کی تعلیم دی گئی ہے، اور وہ ہے محبت و نفرت کا مسئلہ چنانچہ عمومی طور پر یہ دیکھا جاتا ہے کہ ہم کسی سے محبت و دوستی کرتے ہیں تو اس بارے میں اخلاقی و شرعی حد کو ملحوظ نہیں رکھتے بلکہ اس سے تجاوز کر جاتے ہیں چنانچہ:

{1} ایک شخص کسی سے دوستی کرتا ہے تو اسکے سامنے اپنی بہت سی ایسی خفیہ باتیں جو محض راز کی حیثیت رکھتی ہیں یا انکا ظاہر کرنا اسکے لیے باعث ضرر ہوتا ہے لیکن دوستی کی حد کو پار کر کے اسے اپنے دوست کے سامنے ظاہر کر دیتا ہے جسکا انجام بعد میں بُرا نکلتا ہے حتیٰ کہ یہی چیز بسا اوقات قتل کا سبب بن جاتی ہے۔

{2} یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ کسی سے دوستی میں گھر کے محارم سے پردہ بھی اٹھ جاتا ہے جسکا نتیجہ بعد میں غیر شرعی تعلقات کی شکل میں ظاہر ہوتا ہے اور یہی چیز دو دوستوں کی باہمی لڑائی، سخت دشمنی کا سبب بنی ہے اور معاملہ قتل و قتل تک پہنچ جاتا ہے۔

{3} یہ بھی مشاہدے میں ہے کہ ایک شخص کسی سے دوستی کرتا ہے تو آمد و رفت اور ملنے جلنے کا سلسلہ غیر معمولی شکل اختیار کر جاتا ہے بلکہ اگر گھر قریب ہے تو روزانہ آمد و رفت کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے، ایک دوسرے کے بغیر کھانا نہیں کھاتے اور اگر گھر دور ہے تو بلا ناغہ فون پر باتوں کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے جسکا نتیجہ بعد میں خیر سگال نہیں ہوتا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”زر غبا تزدد حبا“ ”زیارتے ناغہ دیکر کرو تا کہ محبت باقی رہے“ [طبرانی بروایت ابن عمر]۔

{4} ایسا بھی ہوتا ہے کسی سے دوستی ہوئی تو لین دین میں شرعی حد کو ملحوظ نہیں رکھا جاتا نہ ہی احتیاط کا پہلو سامنے رکھا جاتا ہے، نتیجہ یہی چیز اختلاف کا سبب بن جاتی ہے، بلکہ ایسے بھی واقعات پیش آتے ہیں کہ پرانے دوستوں نے اپنے پرانے حساب کا مطالبہ بھی کیا اور معاملہ عدالت تک جا پہنچا۔

{5} کچھ لوگ محبت و دوستی میں یہ چاہتے ہیں کہ انکا دوست ہر بات میں انکا ہم خیال رہے لہذا اپنے مزاج کے خلاف کسی بھی بات پر فوراً ٹوک دیتے اور اعتراض کر دیتے ہیں پھر ہوتا یہ ہے کہ سامنے والا کچھ دن تو ان اعتراضات کو برداشت کرتا ہے لیکن بعد میں یہی چیز اختلاف کا سبب بن جاتی ہے۔

{6} اسی طرح اختلاف کی صورت میں بہت سے لوگ ایسا کام کر جاتے ہیں جو بعد میں حسرت و افسوس کا سبب بنتا ہے۔

انھیں تمام خرابیوں سے بچنے کے لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر کسی سے محبت کرو تو اس میں ایک حد تک باقی رہو اور اعتدال کو مد نظر رکھو، اس قدر افراط و غلو سے کام نہ لو کہ انتہا کو چھو لو کیونکہ کسی چیز کے انتہا و کمال کے بعد اسکا تنزل و زوال شروع ہوتا ہے، کہیں ایسا نہ ہو کہ تقلبات زمانہ کی وجہ سے، یا شیطان کے آپس میں فساد ڈالنے کی وجہ سے اگر محبت نفرت میں اور اتفاق اختلاف میں بدل جائے تو کف و افسوس ملنا پڑے، اور یہ معاملہ صرف دوستی و محبت کی حد تک نہیں ہے بلکہ دشمنی و نفرت میں بھی عقلی و شرعی حدود کو پار نہیں کرنا چاہئے، بلکہ اختلاف کو بھی ایک حد تک رہنے دینا چاہئے، برائی کا جواب برائی یا اس سے بڑی برائی سے دینا قطعاً مناسب نہیں کیونکہ بہت ممکن ہے کہ وہی شخص جو آج تمھارا دشمن ہے کل تمھارا دوست بن جائے تو تمھیں اپنے کئے پر پشیمیاں ہونا پڑے، اللہ مقلب القلوب کی قدرت سے یہ بات بعید نہیں ہے کہ دشمن کے دلوں کو دوست کا دل بنا دے، "عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّجْعَلَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ الَّذِيْنَ عَادَيْتُمْ مِنْهُمْ مَّوَدَّةً وَاللّٰهُ قَدِيْرٌ وَّاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ" "کیا عجب کہ عنقریب ہی اللہ تعالیٰ تم میں اور تمھارے دشمنوں میں محبت پیدا کر دے، اللہ کو سب قدرتیں ہیں اور اللہ بڑا غفور الرحیم ہے" {الممتحنہ : 7} - ایک اور جگہ ارشاد ہے: "وَلَا تَسْتَوِي الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ اِذْ فَعَلَ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ فَاِذَا الَّذِيْ بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ عَدَاوَةٌ كَاَنَّهُ وَلِيٌّ حَمِيْمٌ" نیکی و بدی برابر نہیں ہو سکتیں، لہذا تم بدی کو نیکی سے دفع کرو جو بہترین ہو پھر تم دیکھو گے کہ وہ شخص جسکے اور تمھارے درمیان عداوت تھی وہ تمھارے جگری دوست بن گیا۔ {سورہ فُصِّلَتْ : 34}

اسی حدیث کی روشنی میں سلف امت بھی اپنے شاگردوں اور ماتحتوں کو دوستی و دشمنی میں میانہ رو رہنے کی تاکید کرتے تھے چنانچہ امیر المومنین حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے اپنے غلام اسلم سے فرمایا: تمھاری محبت عشق زار نہ بن جائے اور تمھاری دشمنی تباہی کا سبب نہ بن جائے۔ اسلم کہتے ہیں کہ میں نے سوال کیا کہ وہ کیسے؟ تو حضرت عمر نے جواب فرمایا: جب محبت کرو تو اس بچے جیسی محبت نہ کرو کہ جب وہ کسی چیز سے محبت کرتا ہے تو اس سے چپک جاتا ہے اور اگر کسی سے دشمنی ہو جائے تو ایسی نفرت نہیں ہونی چاہئے کہ اسکی ہلاکت و بربادی کی تمنا کرو۔ {الادب المفرد : 1322 للبخاری}

حضرت حسن بصری نے فرمایا: 'محبت بھی ایک حد ہی تک ہونی چاہئے اور دشمنی بھی ایک حد تک کرنی چاہئے، اس لئے کہ کچھ لوگوں نے محبت کی تو ایسی کی کہ اس میں ہلاک ہو گئے اور کچھ لوگوں نے کچھ لوگوں کی نفرت میں افرات سے کام لیا تو اس میں ہلاک ہو گئے۔ {شرح السنہ 65/12}

فوائد :

- ۱- اعتدال اور میانہ روی ہر کام میں پسندیدہ ہے -
- ۲- کسی سے محبت میں غلو کا نتیجہ ضلالت و گمراہی اور حسرت و افسوس ہے -
- ۳- کسی سے نفرت و دشمنی میں حد سے تجاوز ہلاکت کا سبب ہے -

**خلاصہء درس حدیث نمبر 152، بتاریخ: 13/14/1432ھ، م 18/17 جنوری 2011

فضیلۃ الشیخ/ابو کلیم مقصود الحسن فیضی حفظہ اللہ

الغاط، سعودی عرب